© rasailojaraid.com

مذاکرۂ علمیہ

مولانا محمد رمضان سلفی

تصویر کی شرعی حیثیت اور تبلیغ دین کیلئے ویڈیو؟

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على خاتم النبيين وبعد! ......

ہمارے پیش نظر دو چیزیں ہیں، ایک تصویر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

اور دوسری یہ کہ تصویری میڈیا میں اسلامی عقائد وافکار کی تبلیغ وترویج کی غرض سے حصہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ ان ہر دو مسائل کا حکم بھی الگ الگ ہے۔

جہاں تک تصویر کی شرعی حیثیت کا تعلق ہے تو اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کائنات حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام کے دور یعنی خیر القرون میں یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے، جیسا کہ سعید بن ابی الحسن بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے پاس موجود تھا۔ دریں اثنا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور گذارش کی کہ اے ابن عباسؓ! میری معیشت اور گذران اپنے ہاتھ کی صنعت ہے اور میں تصاویر اور فوٹو بنانے کا کام کرتا ہوں، (تو اس بارے میں آپ کا حکم کیا ہے؟) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے جواب دیا: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کردیتا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«من صَوَّر صورة فإن الله معذِّبه حتى ينفخ فيه الروح وليس بنافخ فيها أبدًا» فَرَبَا الرجل ربوة شديدةً واصفرَّ وجهه . فقال: ويحك إن أبيت إلا أن تصنع فعليك بهذا الشجر وكل شيء ليس فيه روح (صحیح بخاری: ۲۲۲۵)

''جو شخص تصویر بناتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بنانے والے کو اس میں روح ڈالنے تک عذاب کرتا رہے گا، جبکہ وہ (مصور) اس میں کبھی بھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ یہ بات سن کر فوٹو گرافر کا سانس چڑھ گیا اور اس کا چہرہ فق ہوگیا، تب عبداللہ بن عباسؓ نے اس سے کہا:

''تجھے افسوس! اگر تو تصویر بنانا اب بھی ضروری سمجھتا ہے تو درختوں اور ایسی چیزوں کی

☆ نائب شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ [رحمانیہ]، گارڈن ٹاؤن، لاہور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تصویریں بنالیا کر جو بے جان ہیں۔''

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں:

سمعتُ النبي ﷺ يقول: «إن أشد الناس عذابا عند الله يوم القيامة المصوِّرون» (صحیح بخاری:۵۹۵۰)

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت ترین عذاب فوٹو گرافروں کو ہوگا۔''

یہ وعید تو فوٹو بنانے والوں کے متعلق ہے اور فوٹو بنوانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر تنبیہ کردی: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ﴾ (المائدۃ:۲)

''گناہ اور زیادتی کے کاموں پر کسی سے تعاون مت کرو۔''

اگر کہا جائے کہ کیمرے اور وڈیو کی تصویر اس نہی اور ممانعت میں داخل نہیں ہے تو اس کے لئے اہل زبان کی طرف رجوع کیا جائے گا کہ وہ کیمرے کی تصویر کا نام کیا رکھتے ہیں؟ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ اسے تصویر اور اس کے بنانے والے کو 'مصور' ہی کہتے ہیں۔ تصویر بنانے والا خواہ کیمرے سے بنائے یا ہاتھ سے، دونوں اس ممانعت میں داخل ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایسی تصویریں بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ ان میں روح بھی ڈالو اور وہ ڈال نہیں سکے گا۔ (صحیح بخاری:۵۹۶۳) یوں وہ عذابِ الٰہی سے بچ نہیں سکے گا۔

الغرض جہاں تک تصویر کی شرعی حیثیت کی بات ہے تو جس چیز کے بارہ میں نص شرعی آجائے، وہاں تاویلیں کر کے اصل نص کو توڑ مروڑ دینا کسی اُمتی کو زیب نہیں دیتا۔

☜ یاد رہے کہ اُمورِ شرعیہ دو قسم پر ہیں: ① اُمورِ منصوصہ ② اُمورِ اجتہادیہ

علمائے کرام اس چیز کی قطعاً اجازت نہیں دیتے کہ منصوص اُمور میں دخل دیا جائے اور ان کی تاویلیں کر کے ان کو معاشرے کی روش کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ہم منصوص اَقوال واعمال کو تاویلات کی بھینٹ چڑھا کر اُنہیں لوگوں کی خواہشات کے مطابق بدلنے کی کوشش شروع کردیں تو یہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان کے منافی ہے بلکہ یہ کمزور ایمان کی علامت ہے۔ کیونکہ ہمیں لوگوں کو شریعت ِاسلامیہ کے پیچھے چلانا ہے، اس کے برعکس شریعت کو لوگوں کے پیچھے نہیں چلانا۔ علمائے کرام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اللہ ورسولؐ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہدایت کے مطابق دین کی صحیح رہنمائی مہیا کریں، اور اُمورِ منصوصہ میں اس قسم کی متساہلانہ رائے دینے سے گریز فرمائیں۔ دیکھئے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت منصوص ہے، اور جن لوگوں نے اس میں گنجائش نکالنے کے لئے اس پر ہاتھ ڈالا، ان کا حشر کیا ہوا، وہ سب کے سامنے ہے۔ جاندار کی تصویر کی ممانعت بھی امر منصوص ہے، جس کے بنانے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مصور یعنی فوٹوگرافر پر لعنت کی ہے۔ (صحیح بخاری: ۵۹۶۲) لہٰذا اس کے جواز کا فتویٰ دینے سے انتہائی احتیاط کرنا چاہئے، البتہ بعض استثنائی صورتیں ہیں جن کی اضطرار کی وجہ سے اجازت دی جاتی ہے جیسے کرنسی نوٹوں اور شناختی کارڈز کی تصویروں کو بامر مجبوری برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس میں ہماری رضا و رغبت کو دخل نہیں ہے۔

رہے اُمورِ اجتہادیہ جو شارع کی طرف سے منصوص نہیں تو ان میں ایک مجتہد کی رائے دوسرے مجتہد سے مختلف ہوسکتی ہے اور دوسرا مفتی دلیل کے ساتھ پہلے مفتی سے اختلاف کرسکتا ہے۔

تبلیغ کی خاطر ٹی وی پروگراموں میں شرکت

اب رہی دوسری بات کہ تبلیغ دین کی خاطر علماء دین کا ٹی وی پروگراموں میں شرکت کرنا، تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ آپ قرآن و حدیث کی دعوت عوام تک پہنچانے کے لئے ٹی وی پروگرام میں حاضر ہوں تو اسے گوارا کیا جاسکتا ہے، ورنہ فتنہ باز عناصر لوگوں کو راہِ حق سے بھٹکانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ اس کے سدِ باب کے طور پر، خالص قرآن و حدیث کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانے کے لئے جدید وسائل سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اگر یہ سوال اُٹھایا جائے کہ فوٹو اور تصویر کو ممنوع سمجھنے والا ٹی وی پروگراموں میں شرکت کیسے کرسکتا ہے تو اس کے جواز کی مثال یوں سمجھئے جیسے کوئی ڈاکٹر، مریض عورت کے علاج کے ارادے سے اس کا چیک اَپ کرسکتا ہے، اس کی زبان یا آنکھوں کا مشاہدہ کرتا ہے، یا آپریشن کی غرض سے مریضہ کے مستور اعضاء کو مس کرتا یا دیکھتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، علاج جیسی اہم ضرورت کے لئے شریعت اس کی اجازت دیتی ہے۔ اسی طرح بے دین یا دین اسلام سے غافل لوگوں تک حق کی آواز پہنچانے کے لئے جدید ذرائع پر دعوت و تبلیغ کا کام کیا جاسکتا ہے، اور ایسی تصویر کشی میں آپ کا ذاتی کوئی دخل نہیں ہوتا کہ آپ نے تصویر کو جائز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرار دیا اور نہ ہی کیمرہ مین کو بلایا، صرف ضرورتِ تبلیغ کے لئے آپ اس منکر کو برداشت کرتے ہیں، ورنہ ائمۂ مُضلّین (گمراہ کرنے والوں) کے لئے یہ میدان خالی ہوگا، اور کوئی روک ٹوک کرنے والا مقابلے میں نہیں ہوگا۔

لہٰذا یہ دو صورتیں الگ الگ ہیں اور ان دونوں کا حکم بھی جدا جدا ہے، علماے کرام کی موجودگی میں، مَیں جسارت نہیں کر رہا تو میری رائے میں علماے کرام کو قرآن وحدیث کا محافظ بننا چاہئے اور جو اُمور ومسائل کتاب وسنت کی نصوص سے ثابت شدہ ہیں، اُنہیں اپنے اصل پر ہی باقی رکھنا چاہئے اور اس میں کسی قسم کی لچک کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔

اللہ ربّ العزت ہمیں توفیق دے کہ ہم دینِ اسلام کے محافظ بن کر اس کی آبیاری کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ آمین یا ربّ العالمین!

معلومات داخلہ مدینہ یونیورسٹی

وہ حضرات جنھوں نے پچھلے پانچ سالوں میں میٹرک یا اسکے مساوی، یا F.A یا اس کے مساوی، یا کسی دینی مدرسے سے سند حاصل کی ہو اور ان کی عمر ۲۰۰۹ء تک ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔

معلومات کے لیے رابطہ: محترم جناب پروفیسر ڈاکٹر رانا خالد مدنی

(فاضل مدینہ یونیورسٹی، پی ایچ ڈی، سابق مترجم مواجہ شریفہ مسجد نبوی مدینہ طیبہ، چیئر مین اداہ اشاعت اسلامی لاہور)

اَوقات رابطہ: صبح ۹ بجے تا ۱ بجے، شام ۵ بجے تا رات ۹ بجے

فون: 5425947(042) موبائل: 0306-4476055 یا جوابی خط لکھیں

408 - گلشن بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، پوسٹ کوڈ: 54570

© rasailojaraid.com